حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اِلَّا تَنۡصُرُوۡہُ فَقَدۡ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذۡ اَخۡرَجَہُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ ہُمَا فِی الۡغَارِ اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰہُ سَکِیۡنَتَہٗ عَلَیۡہِ وَ اَیَّدَہٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡہَا وَ جَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا السُّفۡلٰی ؕ وَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ہِیَ الۡعُلۡیَا ؕ وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ

اگر تم اس (رسول) کی مدد نہ بھی کرو تو اللہ (پہلے بھی) اس کی مدد کر چکا ہے جب اسے اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا (وطن سے) نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے۔ اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور اس نے ان لوگوں کی بات نیچی کر دکھائی جنہوں نے کفر کیا تھا۔ اور بات اللہ ہی کی غالب ہوتی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

قرآنِ کریم کی ان آیات میں اس وقت کا ذکر ہے جب رسول اللہ صلعم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ غارِ ثور میں پناہ لے رہے تھے۔ کفارِ مکہ آپ کی تلاش میں غار کے عین سامنے پہنچ گئے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گھبراہٹ محسوس ہوئی اور آپ نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ اگر میں مارا جاؤں تو میں تو صرف اکیلی جان ہوں لیکن اگر آپ کو کوئی نقصان ہوا تو ساری امت مٹ جائیگی۔

چنانچہ اس موقع پر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اے ابو بکر، غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے ابو بکر، تم ان دو لوگوں کے بارہ میں کیا گمان کرتے ہو جن کے ساتھ تیسرا خود خدا تعالیٰ ہو۔ کفارِ مکہ کے ساتھ جو سراغ رساں تھا اس نے غار کے سامنے آکر کہا کہ جس کی تلاش میں تم آئے ہو وہ اس سے آگے نہیں گئے یعنی اس غار سے آگے کوئی سراغ نہیں ملتا۔ اس وقت اگر وہ لوگ سر نیچے کر کے غار کے اندر جھانکتے تو ان لوگوں کو دیکھ لیتے لیکن ان کو یہی لگا کہ اس غار کے اندر کسی کا پناہ لینا ممکن ہی نہیں۔ بعض روایات میں یہ بھی ذکر ہے کہ اس غار کے سامنے مکڑی کا جالہ اور کبوتری کے انڈے تھے۔ گو یہ روایات کمزور ہیں لیکن کوئی بعید نہیں کہ رسول اللہ صلعم کی حفاظت کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کئے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا صدق اس مصیبت کے وقت ظاہر ہوا جب آنحضت صلعم کا محاصرہ کیا گیا۔ایسی حالت میں حضرت ابو بکر نے اپنے صدق اور وفا کا وہ نمونہ دکھایا جو ابدالآباد تک نمونہ رہیگا۔اس مصیبت کی گھڑی میں آنحضت صلعم کا یہ انتخاب ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت اور اعلیٰ وفاداری کی زبردست دلیل ہے۔

حضرت اسماءبنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلعم اور ان کے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہجرت کیلئے نکلے تو حضرت ابو بکر نے اپنا تمام مال ساتھ لے لیا جو تقریباً پانچ یا چھ ہزار درہم تھا۔یہ جان کر ہمارے دادا ابی قحافہ ہمارے پاس آئے۔اس وقت آپ کی بینائی جا چکی تھی۔انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ابو بکر نے اپنی جان کے ساتھ ساتھ اپنے مال کے ذریعہ بھی تمہیں مصیبت میں ڈال دیا ہے۔حضرت اسماء کہتی ہیں کہ نہیں دادا جان وہ ہمارے لئے بہت مال چھوڑ گئے ہیں۔وہ کہتی ہیں کہ میں نے کچھ پتھر لئے اور ان کو اس جگہ رکھ دیا جہاں میرے والد مال رکھا کرتے تھے اور پھر اپنے دادا کا ہاتھ اس پر پھیرا۔اس پر ان کے دادا مطمئن ہو گئے۔

غار میں تین دن رہنے کے بعد دو تیز رفتار اونٹنیاں رسول اللہ صلعم کے پاس لائیں گئیں اور آپ نے سفرِ ہجرت شروع کیا۔اس موقع پر آپ صلعم نے مکہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے مکہ کی بستی، تو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے باشندے مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔اس وقت پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکالا ہے اب یہ ضرور ہلاک ہوں گے۔ایک روایت کے مطابق اسی سفر کے دوران یہ آیتِ قرآن نازل ہوئی:

اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ

یقیناً وہ جس نے تجھ پر قرآن کو فرض کیا ہے تجھے ضرور ایک واپس آنے کی جگہ کی طرف واپس لے آئے گا۔

کل انشاءاللہ نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سال کو افرادِ جماعت کیلئے اور من حیث الجماعت جماعت کیلئے بابرکت فرمائے۔ ہر قسم کے شر سے جماعت کو حفاظت میں رکھے اور دشمن کے جو جماعت کے خلاف منصوبے ہیں ہر منصوبہ کو خاک میں ملادے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو اللہ تعالیٰ نے وعدے کئے ہیں ہم انہیں اپنی زندگیوں میں پورا ہوتا ہوا دیکھیں۔ پس بہت دعائیں کریں اور دعاؤں کے ساتھ نئے سال میں داخل ہوں۔ نمازِ تہجد کا خاص طور پر انتظام کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل دو دعاؤں کی خاص طور پر تحریک فرمائی:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ہَدَیْتَنَا وَ ہَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَہَّابُ

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔